تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

فتاوٰی رضویہ

اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّہ فِی الْفَتَاوَی الرَّضَوِیَّہ

تصنیف لطیف: اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

1

مَن یُرِدِ اللہُ بِہٖ خیرًا یُفقِّہہُ فی الدّین

العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل چودھویں صدی کا عظیم الشان
فقہی انسائیکلوپیڈیا

جلد ۲۹

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز
۱۲۷۲ھ ——— ۱۳۴۰ھ
۱۸۵۶ء ——— ۱۹۲۱ء

رضا فاؤنڈیشن ۰ جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ، لاہور، پاکستان (۵۴۰۰۰)
فون ۷۶۲۵۷۷۲ ۷۶۵۷۳۱۴

نام کتاب ——— فتاوٰی رضویہ جلد ۲۹

تصنیف ——— اعلیحضرت شیخ الاسلام امام احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

فیضانِ کرامت ——— مفتیِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

سرپرستی ——— صاحبزادہ مولانا محمد عبد المصطفٰی ہزاروی ناظمِ اعلٰی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور شیخوپورہ

اہتمام ——— صاحبزادہ مولانا قاری نصیر احمد ہزاروی ناظم شعبہ نشرواشاعت

ترجمہ عربی وفارسی عبارات ——— حافظ محمد عبدالستار سعیدی ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور وشیخوپورہ

پیش لفظ ——— 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

تبویبِ جدید ——— 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

ترتیب فہرست ——— 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

تخریج وتصحیح ——— مولانا نذیر احمد سعیدی ، مولانا حافظ محمد شہزاد ہاشمی ، مولانا غلام حسن

کتابت ——— محمد شریف گل ، کڑیال کلاں (گوجرانوالا)

پیسٹنگ ——— مولانا محمد منشا تابش قصوری صدر مدرس وانچارج شعبہ فارسی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

صفحات ——— ۷۵۲

اشاعت ——— رجب المرجب ۱۴۲۶ھ / اگست ۲۰۰۵ء

ناشر ——— رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ ، لاہور

مطبع ———

قیمت ———

○

ملنے کے پتے

○ رضا فاؤنڈیشن ، جامعہ نظامیہ رضویہ ، اندرون لوہاری دروازہ ، لاہور

۰۳۰۰/۹۴۱۵۳۰۰ ۷۶۶۵۷۷۲

○ مکتبہ اہل سنّت ، جامعہ نظامیہ رضویہ ، اندرون لوہاری دروازہ ، لاہور

○ ضیاء القرآن پبلیکیشنز ، گنج بخش روڈ ، لاہور

○ شبیر برادرز ، ۴۰ بی اردو بازار ، لاہور

وقت ان کے اقوال پر نہ اعتماد جائز نہ استناد کہ اب یہ تقلید ہوگی اور وہ عقائد میں جائز نہیں، اس دلیل یعنی سوادِ اعظم کی طرف ہدایت اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی کمال رحمت ہے، ہر شخص کہاں قادر تھا کہ عقیدہ کتاب وسنت سے ثابت کرے، عقل تو خود ہی سمعیات میں کافی نہیں ناچار عوام کو عقائد میں تقلید کرنی ہوتی، لہذا یہ واضح روشن دلیل عطا فرمائی کہ سوادِ اعظم مسلمین جس عقیدہ پر ہو وہ حق ہے اس کی پہچان کچھ دشوار نہیں، صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کے وقت میں تو کوئی بدمذہب تھا ہی نہیں اور بعد کو اگرچہ پیدا ہوئے مگر دنیا بھر کے سب بدمذہب ملا کر کبھی اہلسنت کی گنتی کو نہیں پہنچ سکے۔ للہ الحمد فقہ میں جس طرح اجماع اقوی الادلہ ہے کہ اجماع کے خلاف کا مجتہد کو بھی اختیار نہیں اگرچہ وہ اپنی رائے میں کتاب وسنت سے اس کا خلاف پاتا ہو یقیناً سمجھا جائے گا کہ یا فہم کی خطا ہے یا یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے اگرچہ مجتہد کو اس کا ناسخ نہ معلوم ہو یونہی اجماعِ امت تو شئے عظیم ہے سوادِ اعظم یعنی اہلسنت کا کسی مسئلہ عقائد پر اتفاق یہاں اقوی الادلہ ہے کتاب وسنت سے اس کا خلاف سمجھ میں آئے تو فہم کی غلطی ہے، حق سوادِ اعظم کے ساتھ ہے، اور ایک معنی پر یہاں اقوی الادلہ عقل ہے کہ اور دلائل کی حجیت بھی اسی سے ظاہر ہوتی ہے، مگر محال ہے کہ سوادِ اعظم کا اتفاق کسی برہان صحیح عقلی کے خلاف ہو، یہ گنتی کے جملے ہیں مگر بحمدہ تعالٰی بہت نافع وسود مند، فعضوا علیھا بالنواجذ (پس ان کو مضبوطی سے داڑھوں کے ساتھ پکڑ لو۔ ت) واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۶۷ تا ۷۱: از شہر محلہ کنبوہ کوٹھی حامد حسین خاں صاحب رئیس مسئولہ شمشاد علی خان صاحب ۲۶ رجب ۱۳۳۶ھ

(۱) صحیح مسلم و دیگر صحاح میں بہ الفاظِ مختلفہ و اتحادِ مطلب یہ حدیث وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ امرِ اسلام ہمیشہ غالب رہے گا اور اس میں بارہ۱۲ خلیفہ ہوں گے۔ دریافت طلب یہ ہے کہ اُن بارہ۱۲ کے اسماءِ مبارک کیا ہیں؟

(۲) وہ خلفائے دوازدہ گانہ کُل کے کُل اخیار ہونگے یا کہ بعض اچھے اور بعض بُرے، اور اگر کہا جائے کہ سب اُن میں اچھے نہ تھے بلکہ کچھ ایسے بھی تھے جو کہ خیر الناس نہیں کہے جاسکتے۔ یہ تفصیل حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمائی ہے یا دیگر علماء نے؟

(۳) وہ بارہ۱۲ خلفاء زیب دہ مسند خلافت ہو چکے یا یہ کہ ابھی کچھ باقی ہیں؟

(۴) چونکہ احادیث متعلقہ خلفاء اثنی عشر میں یہ مسئلہ وارد ہوا ہے کہ اسلام ختم نہ ہوگا تاوقتیکہ بارہ۱۲ خلفاء پُورے نہ ہولیں۔ اگر خلفاء دُنیا میں رونق افزائے عالم ہو کر اپنی تعداد پوری کر چکے ہیں تو اب

حسبِ مفادِ حدیث اسلام و اسلامیان دنیا میں باقی ہیں یا کیا ؟

(۵) شرح فقہ اکبر ملا علی قاری کے صفحہ ۲۰۸ یا کسی دوسرے صفحہ پر بارہ خلفاء کے جو نام ظاہر کئے گئے ہیں وہ صحیح ہیں یا غلط ؟

الجواب

اصل یہ ہے کہ امورِ غیب میں اللہ و رسول جل وعلا و صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم جتنی بات بیان فرمائیں اتنی یقیناً حق ہے اور جس قدر ذکر نہ فرمائیں اس کی طرف یقین کی راہ نہیں کہ غیب بے خدا اور رسول کے بتائے معلوم نہیں ہو سکتا لہٰذا اس حدیث کے معنٰی میں زمانہ تابعین سے اشتباہ رہا۔ مہلب نے فرمایا :

لم الق احدا یقطع فی ھذا الحدیث بمعنی[1]

میں نے کوئی ایسا نہ پایا کہ اس حدیث کی کوئی مراد قطعی بتاتا۔

امام قاضی عیاض مالکی نے شرح صحیح مسلم میں بہت احتمالات بتا کر فرمایا :

وقد یحتمل وجوھا اخر واللہ اعلم بمراد نبیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم[2]

یعنی اس کے سوا حدیث میں اور احتمال بھی نکل سکتے ہیں اور اللہ اپنے نبی کی مراد خوب جانے، جل وعلا و صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

امام ابن جوزی کشف المشکل میں لکھتے ہیں :

قد اطلت البحث عن معنی ھذا الحدیث وطلبتہ فی مظانہ وسألت عنہ فما رأیت احدا وقع علی المقصود بہ[3]

میں نے مدتوں اس حدیث کے معنٰی کی تفتیش کی اور جہاں جہاں گمان تھا وہ کتابیں دیکھیں اپنے زمانہ کے ائمہ سے سوال کئے مگر مراد متعین ہوئی۔

اور ہو کیونکر کہ جس غیب کی اللہ و رسول تفصیل نہ فرمائیں اس کی تفصیل قطعاً کیونکر معلوم ہو، ہاں لوگ تکے لگاتے ہیں جن میں سے کسی پر یقین نہیں، البتہ یہ معیار صحیح ہے کہ حدیث میں جو جو شان اُن بارہ۱۲ خلفاء کے ارشاد ہوئے جس معنی میں نہ پائے جائیں باطل ہیں اور جس میں پائے جائیں وہ احتمالی

---

[1] فتح الباری بحوالہ المھلب کتاب الاحکام تحت الحدیث ۷۲۲۲ و ۷۲۲۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۳/ ۱۸۱

[2] شرح صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب الناس تبع لقریش قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۱۹

[3] کشف المشکل کتاب الاحکام باب الاستخلاف تحت الحدیث ۲۲۳، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۸/ ۲۹۵

طور پر مسلّم ہوگا نہ کہ یقینی۔ احادیث باب میں ان کے نشان یہ ہیں :

(۱) کلھم من قریش سب قرشی ہوں گے۔ رواہ الشیخان [۱]۔

(۲) وہ سب بادشاہ و والیانِ ملک ہوں گے۔ صحیح مسلم میں ہے :

لا یزال امر الناس ماضیا ما ولیھم اثنا عشر رجلا کلھم من قریش [۲]۔ خلافت اس وقت تک جاری رہے گی جب تک بارہ۱۲ مرد (خلفاء) حکمران رہیں گے جو سب قریش میں سے ہوں گے۔ (ت)

مسند احمد و بزار و صحیح مستدرک میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بسندِ حسن ہے :

انہ سئل کم تملك ھذہ الامۃ من خلیفۃ فقال سألنا عنھا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقال اثنا عشرۃ کعدۃ نقباء بنی اسرائیل [۳]۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے سوال کیا گیا کہ کتنے خلفاء اس امت کے حکمران بنیں گے ؟ تو انھوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے پوچھا تھا ، آپ نے ارشاد فرمایا وہ بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد کے مطابق بارہ۱۲ ہوں گے۔ (ت)

(۳) اُن کے زمانے میں اسلام قوی ہوگا۔ صحیح مسلم میں ہے :

لا یزال الاسلام عزیزا الی اثنی عشر خلیفۃ کلھم من قریش [۴]۔ بارہ۱۲ خلفاء کی حکومت پوری ہونے تک اسلام غالب رہے گا ، وہ سب قریشی ہوں گے۔ (ت)

(۴) اُن کا زمانہ زمانۂ صلاح ہوگا ، بزار و طبرانی و ابوجحیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی :

لا یزال امر امتی صالحا [۵]۔ (بارہ۱۲ خلفاء کی خلافت تک) میری امت کا معاملہ درست رہے گا۔ (ت)

---

[۱] صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب الناس تبع لقریش قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۱۹

[۲] " " " " " " " " "

[۳] مسند احمد بن حنبل عن عبداللہ بن مسعود المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۳۹۸

مجمع الزوائد بحوالہ البزار وغیرہ باب الخلفاء الاثنا عشر دار الکتاب " ۵/ ۱۹۰

[۴] صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب الناس تبع لقریش قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۱۹

[۵] کنز العمال بزطب وابن عساکر عن عون الخ حدیث ۳۳۸۴۹ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۲/ ۳۲

(۵) اُن پر اجماعِ امت ہوگا یعنی اہلِ حل وعقد اُنھیں والیٔ ملک وخلیفۂ صدق مانیں گے ــــــ سنن ابی داؤد میں ہے:

لایزال ھذا الدین قائما حتی یکون علیکم اثنا عشر خلیفۃ کلھم تجتمع علیہ الامۃ۔[1]

یہ دین اس وقت تک قائم رہے گا جب تک تم پر بارہ۱۲ خلفاء حاکم ہوں، جن پر تمام امت متفق ہوگی۔ (ت)

(۶ و ۷) وہ سب ہدایت ودینِ حق پر عمل کریں گے اُن میں سے دو۲ اہلبیتِ رسالت سے ہوں گے۔ استاذ امام بخاری ومسلم مسدد کی مسندِ کبیر میں ابو الجلد سے ہے:

انہ لاتھلک ھٰذہ الامۃ حتی یکون منھا اثنا عشر خلیفۃ کلھم یعمل بالھدٰی ودین الحق، منھم رجلان من اھل بیت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔[2]

بے شک یہ امت اس وقت تک ہلاک نہ ہوگی جب تک ان میں بارہ خلفاء حکمران ہوں گے، وہ سب ہدایت ودینِ حق پر عمل کریں گے، ان میں سے دو۲ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اہلبیت میں سے ہوں گے۔ (ت)

لگنے لگانے والوں میں جس نے سب طرقِ حدیث نہ دیکھے ایک آدھ طریق کو دیکھ کر کوئی احتمال نکال دیا جیسے ابو الحسین بن مناوی نے یہ معنی لئے کہ ایک وقت میں بارہ۱۲ خلیفہ ہوں گے یعنی اس قدر اختلاف یہ فقط اُس لفظِ مجمل بخاری پر بن سکتا تھا اور الفاظ دیکھئے تو کہاں اس درجہ افتراق اور کہاں اجماع اور ایسی حالت میں اسلام کے قوی وغالب وقائم اور امرامت کے صالح ہونے کے کیا معنی؟ اسی قبیل سے علی قاری کا یہ زعم باتباع ابن حجر شافعی ہے کہ صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے آخر ولاۃ بنی امیہ تک ۱۲ ہوئے اور ان میں یزید پلید علیہ ماعلیہ کو بھی گنا دیا حالانکہ اُس خبیث کے زمانہ کو قوتِ دین وصلاح سے کیا تعلق، یہ احادیث دیکھ کر اس قول کی گنجائش نہ ہوتی، مگر صرف ۱۲ سلطنتیں نگاہ میں تھیں اور حق یہ کہ اُس خبیث پر اجماعِ اہلِ حل وعقد کب ہوا، ریحانۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ اُس کے دستِ ناپاک پر بیعت نہ کرنے ہی کے باعث شہید ہوئے۔ اہلِ مدینہ نے اُس پر خروج کیا۔ عبد اللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالٰی عنہ

---

[1] سنن ابی داؤد کتاب المہدی آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۲۳۲

[2] فتح الباری بحوالہ مسدد فی مسندہ الکبیر تحت الحدیث ۷۲۲۲ و ۷۲۲۳ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴/۱۸۳

نے فرمایا:

واللہ ماخرجنا علی یزید حتی خفنا ان نرمی بالحجارۃ من السماء ان رجلا ینکح امھات الاولاد والبنات والاخوات ویشرب الخمر ویدع الصلوٰۃ[1]

خدا کی قسم ہم نے یزید پر خروج نہ کیا جب تک یہ خوف نہ ہوا کہ آسمان سے پتھر آئیں، ایسا شخص کہ بہن بیٹی کی آبروریزی کرے اور شراب پئے اور تارک الصلوٰۃ ہو۔ (ت)

غرض جمیع طرقِ حدیث سے یہ قول باطل ہے حدیث میں کہیں نہیں کہ وہ سب بلافصل یکے بعد دیگرے ہوں گے۔ ان میں سے آٹھ گزر گئے صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی، علی مرتضیٰ، حسن مجتبیٰ، امیر معاویہ، عبداللہ بن زبیر، عمر بن عبدالعزیز۔ اور ایک یقیناً آنے والے ہیں حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین باقی تین کی تعیین اللہ و رسول کے علم میں ہے۔ عجب عجب ہزار عجب کہ ان میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما کہ صحابی ابن صحابی ہیں، امام عادل ہیں، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بھتیجے ہیں، صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نواسہ ہیں، احد العشرۃ المبشرہ کے صاحبزادے ہیں شمار نہ کئے جائیں، اور وہ خبیث ناپاک معدود ہو جسے "امیر المومنین" کہنے پر امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو بیس[2] تازیانے لگائے۔ فنسأل اللہ العفو والعافیۃ (ہم اللہ تعالٰی سے معافی وعافیت طلب کرتے ہیں۔ ت)۔ عبداللہ بن زبیر بھی درکنار، خود امام مجتبیٰ کو نہ گنا کہ ان کی خلافت کا زمانہ قلیل تھا اور ولید کو گنا جس نے قرآن عظیم کو دیوار میں لٹکا کر تیروں سے چھیدا۔ ایسے بے سروپا بے معنی اقوال کی سند نہیں ہوتی بلکہ وہ ایک متاخر عالم کی خطائے رائے ہے عصمت انبیاء و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا کسی کے لئے نہیں۔ فنسأل اللہ العفو والعافیۃ۔ واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۲۰۰۷: مرسلہ موضع بھوبت پور ڈاکخانہ اتراؤں ضلع الہ آباد رسائل امیر اللہ قصاب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عالم صاحب قیام محفل میلاد شریف کو منع کرتے ہیں جو کہ ہر وقت ذکر ولادت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کیا جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ اس کا ثبوت کہیں نہیں ہے وغیرہ یہ بھی کہتے ہیں کہ نام جب آتا ہے تو لوگ انگوٹھا چومتے ہیں اس کا بھی کہیں ثبوت نہیں یہ سب بیجا ہے اور گناہ ہے ایسے عالم کے لئے کیا حکم ہے؟ اور ان سے مرید ہونا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ اور یہ امور مذکورہ یعنی قیام اور بوسہ دینا انگوٹھے کا بروقت نام پاک آنے

---

[1] الصواعق المحرقۃ الخاتمۃ فی بیان اعتقاد اہل السنۃ مکتبہ مجیدیہ ملتان ص ۲۲۱